سوال

(535)تین چارماہ میں جہری نمازوں میں قرآنِ مجید ختم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

فرض جہری نمازوں میں تراویح کے انداز میں مسلسل قرآنِ مجید پڑھنے یعنی تقریباً۴،۳ ماہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کا مکمل کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ ایک مفکر اسلام کا کہنا ہے کہ یہ فرائض نماز کے لیے مکروہ ہے۔ کیا ایک روز پہلے یہ بتا دینا کہ کل نماز میں رکوع نمبر، سورۂ نمبر، اور آیت نمبر تلاوت کی جائے گی نامناسب ہے؟ کیا یہ بہتر نہیں کہ جو نمازی عربی سے مکمل واقفیت نہیں رکھتے وہ گھر سے پڑھ کر آئیں؟ براہِ مہربانی مستند حوالوں سے روشنی ڈالیں، دل کا اطمینان درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

تین چارماہ میں جہری نمازوں میں قرآنِ مجید ختم کرنا کراہت سے بہرحال خالی نہیں۔ کمزور و ناتواں اور حاجت مندوں کی رعایت کے پیشِ نظر نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو عشاء کی نماز میں لمبی قرأت کرنے سے صرف روکا ہی نہیں بلکہ فتنے باز قرار دیا۔ پھر قدرے چھوٹی سورتوں کی تلقین فرمائی۔ بعض دیگر روایات سے بھی اس امر کی راہنمائی ملتی ہے۔ (بلوغ المرام باب صلاۃ الجماعة والامامة) صحیح البخاری، بَابُ إِذَا طَوَّلَ الإِمَامُ، وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ، فَخَرَجَ فَصَلَّى، رقم :۷۰۱، صحیح مسلم، بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ، رقم :۴۶۵

تاہم باقی نمازوں کی نسبت فجر کی نماز میں لمبی قرأت کرنا مسنون ہے۔ نیز امام کا نمازیوں کو مقامِ قرأت سے آگاہ کرنا ضروری نہیں،اپنے شوق سے امام کے مقامِ قرأت سے آگاہ رہیں۔ تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں، کیونکہ یہ شے فرائضِ امامت میں شامل نہیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 468

محدث فتویٰ